



سوال

(218) زلزلہ اور لوگوں کے گناہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم حافظ صاحب زلزلے کے سلسلے میں چند روایات ہیں جنہیں حافظ حسن مدنی صاحب نے اپنے ماہنامہ میں نقل کیا ہے، ان کی تحقیق درکار ہے جو درج ذیل ہیں: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک شخص نے زلزلہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

”فاذا استقلوا الرما و شربوا الخمر بعد ہذا و ضربوا المعارف غار اللہ فی سمانہ فقال لا ارض : تزلیلی ہم فان تابوا و نزعوا والا بدما علیہم فقال انس : عقوبہ لہم؟ قالت : رحمۃ و برکاتہ و موعظتہ للمؤمنین و نکالہ و سخطہ و عذابا للکافرین۔ (مسند رک حاکم : ۸۵۷۵ صحیح علی شرط مسلم)

لوگ جب زنا کاری کو مباح سمجھنے لگتے ہیں، شراب پنا دن رات کا مشغلہ بنالیتے ہیں اور ناچ گانے میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس وقت اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور وہ زمین سے فریاد ہے: ان پر زلزلہ لا (یعنی ان کو جھنجھوڑ دے۔) اگر اس سے عبرت حاصل کی اور بازنگے تو خیر ورنہ اللہ تعالیٰ ان پ زمین کو (عذاب کی صورت میں) ملط فرمادیتا ہے۔ حضرت انس نے پوچھا: یا ام المؤمنین! یہ زلزلہ سزا ہے؟ فرمایا: مومنوں کے لئے تو باعث رحمت اور نصیحت ہے، البتہ نافرمانوں کے لئے سزا، عذاب اور غضب ہے۔“

دور نبوی میں زلزلہ آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو ٹھہر جانے کا حکم دیا اور صحابہ کرام سے فرمایا کہ رب العالمین اس کے ذیلیے برائیوں کے ترک کا مطالبہ کرتا ہے، اس کی طرف رجوع کرو۔

عہد فاروقی میں زلزلہ آیا تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ محض ان نئی چیزوں (بدعات و خرافات) کی وجہ سے ہے جن کو تم نے دین میں شامل کر دیا ہے۔ اگر ایسی باتیں ہوتی رہیں تو سکون ناممکن ہے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ زمین اس وقت ہلتی ہے جب معصیت کی کثرت ہو جاتی ہے، گناہوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے اور یہ زلزلہ رب العزت کا خوف ہے جس سے زمین کانپ اٹھتی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمام اطراف کو لکھا کہ زلزلہ کے ذیلیے اللہ تعالیٰ بندوں کو عتاب فرماتا ہے، اور انہیں پابند کیا کہ سب لوگ شہر سے باہر نکل کر اللہ کے سامنے گڑگڑاؤ اور جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا ہے، وہ اپنے مال سے صدقہ خیرات کرے۔

مذکورہ بالا تمام واقعات کو علامہ ابن قیم الجوزی نے اپنی کتاب الداء والدواء کے صفحہ ۶۳، ۶۴ پر درج کیا ہے۔ (ماہنامہ محدث لاہور، جلد ۳، شمارہ ۱۱، ص ۸، نومبر ۲۰۰۵ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال



و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی روایت امام نعیم بن حماد الصدوق رحمہ اللہ کی (طرف منسوب) کتاب الفتن (ص ۳۲۰ تحت ح ۱۳۵۳، دوسرا نسخہ ۶۱۹/۲ ح ۱۷۲۹) میں بقیہ بن الولید عن زید (یزید) بن عبد اللہ الجعفی عن ابی العالیہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے۔ نعیم الصدوق کی سند سے اسے حاکم نیشاپوری نے روایت کر کے ”صحیح علی شرط مسلم“ قرار دیا ہے۔ (المستدرک ۶/۳ ح ۸۵۷۵)

اس پر تعاقب کرتے ہوئے حافظ ذہبی لکھتے ہیں، ”بل احبہ موضوعا علی انس و نعیم منکر الحدیث الی الغایۃ مع ان البخاری روی عنہ“

بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایت انس (رضی اللہ عنہ) پر موضوع ہے اور نعیم (بن حماد) حد درجے کا منکر الحدیث راوی ہے۔ باوجودیکہ بخاری نے اس سے (صحیح بخاری میں) روایت کی ہے۔ (تلخیص المستدرک ۵۱۶/۳)

یہ روایت اگرچہ مردود ہے مگر نعیم مظلوم پر حافظ ذہبی کی جرح جمہور محدثین کی توثیق کے مقابلے میں مردود و باطل ہے۔ نعیم بن حماد کے دوست اور واقف کار امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ: ”نہضت..... کان نعیم بن حماد فیتی فی البصرۃ“ نعیم بن حماد ثقہ ہیں..... و بصرہ میں میرے ساتھی تھے۔ (سوالات ابن الجبید: ۵۲۸، ۵۲۹ و سندہ صحیح کاشمس)

تفصیل کے لئے میرا مضمون ”ارشاد العباد الی توثیق نعیم بن حماد“ دیکھیں۔ والحمد للہ

اس روایت کے ضعیف و مردود ہونے کی اصل وجہ دو ہیں:

(۱) بقیہ بن الولید (صدوق) مدلس راوی ہیں۔ (طبقات الدلسین ۴/۱۱۷)

اور یہ روایت معنعن ہے۔

(۲) ابن عبد اللہ الجعفی مجہول الحال راوی ہے اسے حاکم کے علاوہ کسی نے بھی ثقہ قرار نہیں دیا۔

حافظ ذہبی بذات خود اس کی ایک روایت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: ”لا یصح خبرہ“ اس کی خبر صحیح نہیں ہے۔ (میزان الاعتدال ۳/۳۳۱)

خلاصۃ تحقیق:

یہ روایت ضعیف و مردود ہے۔

ان میں سے دوسری روایت مرسل (یعنی ضعیف) ہے۔ دیکھئے الداء والدواء (ص ۶۶)

تیسری روایت بحوالہ مناقب عمر لابن ابی الدنیا ہے لیکن بے سند ہے۔ بے سند روایت اس وقت تک ضعیف و مردود ہوتی ہے جب تک اس کی صحیح یا حسن سند دستیاب نہ ہو جائے۔

چوتھی روایت بحوالہ احمد عن صفیۃ مذکور ہے۔ یہ روایت نہ تو مسند احمد میں ملی اور نہ کتاب الزہد میں لہذا یہ روایت بھی بے سند ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔



پانچویں روایت جو کعب (الاجبار) کا قول ہے سرے سے بے حوالہ بے سند ہے۔

پچھٹی روای: قول از عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی بے حوالہ و بے سند ہے۔ (دیکھئے الداء والدواء ص ۶۷)

یہ تمام روایات ہمارے نسخہ میں صفحہ ۶۶، ۶۷ پر مذکور ہیں۔ (المجواب کافی لمن سال عن الدواء الشافی، عرف: الداء والدواء، تحقیق احمد بن محمد آل نبیتہ)

معلوم ہوا کہ یہ تمام روایتیں ضعیف و مردود ہیں۔ اہل علم کو چاہئے کہ وہ اپنی تحریروں میں صحیح و ثابث روایات ہی بطور استدلال بیان کیا کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 501

محدث فتویٰ